حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

الف۔ حضرت داتا گنج بخش کے ابتدائی حالات زندگی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ مشہور صوفی بزرگ اور ولی اللہ تھے۔ آپ کا اصل نام علی اور ان کے والد کا نام عثمان تھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ افغانستان کے شہر غزنی کے قریب ہجویر میں 1009ء میں پیدا ہوئے، اسی لیے آپؒ کے نام کے ساتھ ہجویری لکھا جاتا ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ کے خاندان نے بعد ازاں ہجویر چھوڑ کر غزنی کے محلہ جلاب میں رہائش اختیار کر لی۔ اس لیے آپؒ رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے ساتھ جلابی بھی لکھا جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان علم و تقویٰ میں مشہور تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم غزنی سے حاصل کی اور مزید تعلیم کے حصول کے لیے خراسان، کرمان، عراق، شام، لبنان، آذربائیجان اور دیگر علاقوں کا سفر کیا اور کثیر علماء سے علم حاصل کیا۔

ب۔ حضرت داتا گنج بخش کی تعلیمات کیا ہیں؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو حصول علم کی ہمیشہ ترغیب دی اور غافل علماء اور جاہل صوفیاء کی صحبت سے بچنے کی تاکید کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ فقیر کو صبر اور غنی کو شکر کا رویہ اپنانا چاہیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کے مطابق حقیقی صوفی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کی پیروی کرنے والا ہو۔ اخلاق حسنہ پر عمل پیرا ہو۔ بدی، کینہ، حسد، جھوٹ، مکر و فریب اور لالچ سے پرہیز کرنے والا ہو۔

ج۔ کشف المحجوب کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں سب سے زیادہ مقبولیت کشف المحجوب کو حاصل ہوئی جو کہ فارسی زبان میں ہے مگر اس کے تراجم دنیا کی کئی زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ اس کتاب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف سے متعلق لوگوں میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کو دور کیا اور تصوف کی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ کشف المحجوب ایسا شاہکار ہے جس کی بدولت برصغیر پاک و ہند میں صحیح اسلامی تصوف نے فروغ پایا۔ اس خوبی کی بنا پر آج بھی کشف المحجوب کی اتنی ہی قدر و منزلت ہے جتنی آج سے نو سو سال پہلے تھی۔ کتاب کا انداز بیان سادہ اور واضح ہے۔

(و) حضرت داتا گنج بخشؒ کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب:۔ حضرت داتا گنج بخشؒ کی زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ دین کا علم حاصل کرنا چاہیے چاہے کتنی ہی مشکلات کا سامنا کرنا چاہیے۔ علم کے ساتھ عمل کرنا چاہیے۔ غافل علماء اور جاہل صوفیا کی صحبت سے بچنا چاہیے۔ بدی، کینہ، حسد جھوٹ، مکروفریب اور لالچ سے بچنا چاہیے۔

2- صحیح جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

ا۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش غزنی کے قریب کس علاقے میں ہوئی؟

ا۔ جلاب ب۔ ہجویر ج۔ خراسان

ب۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی مادری زبان کون سی تھی؟

ا۔ فارسی ب۔ عربی ج۔ اردو

ج۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے کس شہر کو دعوت وتبلیغ کا مرکز بنایا؟

ا۔ لاہور ب۔ ملتان ج۔ دہلی

د۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ برصغیر میں کس لقب سے مشہور ہیں؟

ا۔ شکر گنج ب۔ داتا گنج بخش ج۔ غریب نواز

ہ۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا مزار کس شہر میں ہے؟

ا۔ غزنی ب۔ لاہور ج۔ ہجویر

3- خالی جگہ پُر کریں۔

ہجویر

ا۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ افغانستان کے شہر غزنی کے قریب۔۔۔۔۔میں پیدا ہوئے۔

حضرت علی (رض)

ب۔ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں۔۔۔۔۔۔سے ملتا ہے۔

غزنوی خاندان

ج۔ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ جب لاہور تشریف لائے تو لاہور پر۔۔۔۔۔۔حکومت تھی۔

خواجہ معین الدین چشتی

د۔ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کو داتا گنج بخش کا لقب۔۔۔۔۔کی طرف سے دیا گیا۔

کشف المحجوب

ہ۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب کا نام۔۔۔۔۔ہے۔

4- کالم الف کے جملوں کو کالم ب سے اس طرح ملائیں کہ مفہوم واضح ہو۔

کالم الف	کالم ب
ا۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ افغانستان کے شہر	کشف المحجوب فارسی زبان میں ہے۔ ه
ب۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد کے حکم پر	موضوع تصوف ہے۔ د
ج۔ حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے	آپ کو داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا لقب دیا گیا ج
د۔ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں کا	غزنی کے قریب ہجویر میں پیدا ہوئے۔ الف
ہ۔ حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب	غزنی سے لاہور تشریف لائے۔ ب

طارق بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ

الف۔طارق بن زیاد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

طارق بن زیادؒ کا شمار اُن عظیم فاتحین میں ہوتا ہے جنہوں نے دنیا کا نقشہ ہی بدل ڈالا اور جن کی شجاعت، ہمت اور بہادری کے کارنامے تاریخ عالم میں سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہیں۔ طارق بن زیاد فاتح سپین ہیں۔ آپؒ افریقہ کے رہنے والے اور بربر نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ آپؒ نے ایک مختصر فوج کے ساتھ ایک بہت بڑی فوج کو شکست دی تھی اور دین اسلام کا پرچم بلند کیا تھا۔ طارق بن زیادؒ افریقہ کے گورنر موسیٰ بن نُصیر کے نائب تھے۔ یہ خلیفہ ولید بن عبدالملک کا دورِ حکومت تھا۔

(ب) طارق بن زیادؒ کی سپین کی طرف پیش قدمی کی تفصیلات تحریر کریں۔

جواب:۔طارق بن زیادؒ افریقہ کے گورنر موسیٰ بن نصیر کے نائب تھے۔ یہ خلیفہ ولید بن عبدالملک کا دور حکومت تھا۔ اس وقت یورپ کے ملک سپین میں راڈرک کی حکومت تھی۔ جو بہت ظالم حکمران تھا۔ اس کے ظلم و ستم سے تنگ آکر اس کے گورنر جولین نے مسلمانوں سے مدد طلب کی۔ چنانچہ خلیفہ ولید سے سپین فتح کرنے کی اجازت لیکر طارق بن زیادؒ سات ہزار جاں نثاروں کا لشکر لے کر سپین میں ایک پہاڑی کے قریب اترے۔ راڈرک ایک لاکھ فوج لے کر مقابلے کے لئے بڑھا۔ مسلمانوں کو مزید پانچ ہزار فوج کی کمک پہنچی۔ کل بارہ ہزار فوج نے ایک لاکھ فوج کا مقابلہ کیا اور قوت ایمانی سے فتح پائی۔ مسلمانوں کی فوج صرف تلواروں اور نیزوں سے لیس تھی جبکہ راڈرک کے پاس گھوڑے اور بہترین اسلحہ موجود تھا۔

ج۔طارق بن زیاد نے اپنے ساتھیوں سے کیا خطاب کیا؟

طارق بن زیادؒ نے اس موقع پر ایک ولولہ انگیز تقریر کی جس میں کہا:

"مسلمانو! خوب سمجھ لو کہ اب تمہارے لیے واپسی کا کوئی راستہ نہیں۔ دشمن تمہارے آگے ہے اور سمندر تمہارے پیچھے۔ اب عزم وہمت کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ تم اپنی جانوں پر کھیل جاؤ تا کہ کامیابی تمہارے قدم چوم لے۔ تم اس علاقے میں اللہ تعالیٰ کے دین کو سربلند کرنے کے لیے آئے ہو۔ تم جو عزم کرو گے اللہ تعالیٰ اس میں تمہاری مدد کرے گا اور تمہارا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اگر میں مارا جاؤں تو آپس میں جھگڑا مت کرنا اگر تم دشمن کو پیٹھ دکھاؤ گے تو قتل کر دیے جاؤ گے یا گرفتار ہو کر برباد ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں آگے بڑھو جب میں حملہ کروں تو تم بھی دشمن پر ٹوٹ پڑو اور اس وقت تک دم نہ لینا جب تک یہ جزیرہ فتح نہ ہو جائے"۔

(و) طارق بن زیاد بطور سپہ سالار کیسے تھے؟ انہوں نے ساحل پر کشتیاں کیوں جلا دیں؟

جواب:- طارق بن زیادؒ بہت شجاع، باہمت اور فرض شناس سپہ سالار تھے۔ وہ جنگی حکمت عملی میں بہت ماہر تھے۔ وہ بے پناہ ایمانی قوت کے مالک جرنیل تھے۔ دشمن کی کثرت سے ذرا نہیں گھبراتے تھے۔ انہوں نے ساحل پر کشتیاں جلانے کا حکم دیا تاکہ مسلمان سپاہی واپسی کا نہ سوچیں۔ لڑنے اور جان پر کھیلنے کے سوا ان کے پاس کوئی چارہ نہ رہے۔ اب ان کے پاس صرف ایک ہی راستہ تھا کہ دشمن کو نیست و نابود کر دیں۔ دوسری صورت میں پیچھے سمندر تھا اور آگے دشمن۔ فرار کا کوئی راستہ نہ تھا۔

(و) طارق بن زیاد کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب:- طارق بن زیادؒ کی زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ فتح و نصرت کثرت فوج یا اسلحہ سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ ایمانی قوت سے قلیل لشکر کثیر لشکر پر غالب آتے ہیں۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اللہ ان کی مدد کرتا ہے اور ان کا نام ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ عظیم بہادروں کے مقام تاریخ عالم میں سنہری حروف سے لکھے جاتے ہیں۔

2- صحیح جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

ا۔ طارق بن زیادؒ کا تعلق کس نسل سے تھا؟

ا۔ عرب　　ب۔ ترک　　ج۔ بربر

ب۔ سپین کی فتح کے وقت افریقہ کا گورنر کون تھا؟

ا۔ طارق بن زیادؒ　　ب۔ موسیٰ بن نصیر　　ج۔ ولید بن عبدالملک

ج۔ طارق بن زیادؒ کا فوجی لشکر کتنے افراد پر مشتمل تھا؟

ا۔ 7 ہزار　　ب۔ 10 ہزار　　ج۔ 12 ہزار

د۔ سپین کے بادشاہ کا کیا نام تھا؟

ا۔ جولین　　ب۔ تھوڈومر　　ج۔ راڈرک

ہ۔ سپین کس سن ہجری میں فتح ہوا؟

ا۔ 91 ہجری　　ب۔ 92 ہجری　　ج۔ 93 ہجری

3- خالی جگہ پُر کریں۔

ا۔ طارق بن زیادؒ ـــــــ نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ بربر

ب۔ طارق بن زیادؒ افریقہ کے گورنر ـــــــ کے نائب تھے۔ موسیٰ' بن نصیر

ج۔ راڈرک بادشاہ کے ظلم وستم سے تنگ آکر اس کا گورنر ـــــــ جولین مسلمانوں کے ساتھ تعاون پر آمادہ ہوگیا۔

د۔ مسلمانوں کی فوج کے مقابلے میں ـــــــ کا لشکر تھا۔ ایک لاکھ

ہ۔ طارق بن زیادؒ ـــــــ کے ساتھ دمشق آگئے۔ موسیٰ' بن نصیر

4- درست جملوں کے سامنے ✓ اور غلط کے سامنے × کا نشان لگائیے:

	درست	غلط
ا۔ طارق بن زیادؒ یورپ کے رہنے والے تھے۔		✗
ب۔ طارق بن زیادؒ کو فاتح مصر کہا جاتا ہے۔		✗
ج۔ موسیٰ بن نصیر نے سپین فتح کرنے کے لیے خلیفہ ولید بن عبدالملک سے اجازت طلب کی۔	✓	
د۔ طارق بن زیادؒ سے مقابلے کے لیے راڈرک دس لاکھ فوج لے کر آگے بڑھا۔		✗
ہ۔ سپین (اندلس) کی تاریخی فتح کے بعد مسلمان آٹھ سو سال تک اندلس پر حکمرانی کرتے رہے۔	✓	

5- کالم الف کے جملوں کو کالم ب سے اس طرح ملائیں کہ مفہوم واضح ہو۔

کالم الف	کالم ب
ا۔ طارق بن زیادؒ کا تعلق	د دشمن کا لشکر ایک لاکھ فوج پر مشتمل تھا۔
ب۔ راڈرک بادشاہ کے ظلم سے تنگ آکر اس کا گورنر	ج جبل الطارق کے نام سے مشہور ہوئی۔
ج۔ طارق بن زیادؒ کا لشکر اندلس میں ایک پہاڑی کے قریب اُترا جو بعد میں	ہ اپنی کشتیاں اور جہاز جلانے کا حکم دیا۔
د۔ مسلمانوں کی فوج کے مقابلے میں	ب مسلمانوں سے تعاون پر آمادہ ہوا۔
ہ۔ طارق بن زیادؒ نے	الف بربر نسل سے تھا۔